محترم ومکرم حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اور مفتیانِ دین متین اس مسئلہ کے بارے میں ۔ بنوں کے ایک ڈگری کالج [redacted] کے افسر مجاز و مختار پرنسپل نے اپنے کالج کے تمام طلباء کیلئے یہ حکم صادر کیا ہے کہ کوئی بھی طالب علم کالج میں ٹوپی سر پر نہیں رکھے گا اور کالر کی قمیض پہنے گا ۔ تاکہ تمام طلباء یکساں دکھائی دیں ۔ جبکہ انگریزی بال بنوانے کی پابندی و لباس نہیں لگائی ۔

اب اس کالج میں بعض حفاظِ کرام ٹوپی پہن کر آنا اور بند گلہ کا لباس پہننا ضروری سمجھتے ہیں ۔ ان کے اساتذۂ سابقہ اور والدین اس کے بارے سراپا احتجاج ہیں ۔

تو کیا ان طلباء کیلئے پرنسپل اولوالامر کے حکم میں ہے یا نہیں اور از روئے شرع اس پرنسپل کے خلاف احتجاج درست ہے یا نہیں ۔

امید ہے کہ شرعی مدلل جواب مرحمت فرما کر ممنونیت کا شرف بخشیں گے ۔

بینوا توجروا

صحیح

مولوی منیب نواز
گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ بنوں شہر
19/9/11

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۱۰۰/۱۳۹۰
مورخہ ______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں کالج کا ناظمِ اعلیٰ (پرنسپل) طلبہ کے حق میں کالج کی حد تک اولو الأمر میں داخل ہے، لیکن اس کی اطاعت صرف جائز امور میں ضروری ہے، ناجائز امور میں اس کی اطاعت جائز نہیں۔ اور ٹوپی اسلامی لباس کی سنت ہے، کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ٹوپی بھی استعمال فرماتے تھے، کبھی عمامہ کیساتھ اور کبھی بغیر عمامہ کے، لیکن ننگے سر نہیں رہا کرتے تھے۔ لہٰذا ٹوپی کی سنت کو عصری تعلیم گاہوں میں رواج دینے کی ضرورت ہے، نہ یہ کہ اس سنت سے طلبہ کو منع کر کے انہیں اس کے عظیم ثواب سے محروم کیا جائے۔

اسی طرح کالر والی قمیص کا استعمال اگرچہ شرعاً ناجائز اور حرام نہیں ہے، لیکن قمیص میں انگریزی طرز کا کالر لگانا صلحاء اور متبع سنت اللہ والوں کا طریقہ نہیں ہے، جبکہ بحیثیت مسلمان ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہماری ظاہری وضع قطع، لباس پوشاک سنت کے عین مطابق ہو، اور ایسا لباس استعمال نہ کریں جس میں بے دین یا کافروں کی مشابہت ہو۔ بالخصوص زیرِ تعلیم طلبہ کو سنت کے مطابق لباس استعمال کرنے کی تربیت اور عادت ڈلوانا ادارے کے ذمہ داروں کے فرضِ منصبی میں داخل ہے۔

لہٰذا اس سلسلہ میں پرنسپل صاحب کو ٹوپی اور کالر والی قمیص سے متعلق اپنے مذکورہ حکم پر نظرِ ثانی کرنا ضروری ہے، دوسری طرف طلبہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے ادارے کے ذمہ داروں کے خلاف احتجاج کی بجائے، اپنے ادارے کے جملہ قوانین کا لحاظ رکھتے ہوئے، ادب واحترام کیساتھ اجتماعی طور پر پرنسپل صاحب کی خدمت میں مذکورہ حکم کو واپس لینے کی درخواست پیش کریں اور افہام وتفہیم کی فضاء قائم کرنے کی کوشش کریں۔ واللہ اعلم

احقر محمد سلمان سکھروی عفی عنہ
محمد سلمان سکھروی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
محمود اشرف عثمانی
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
عبدالرؤف سکھروی
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۲ھ